105531- ٹیلی فون اور انٹرنیٹ کے ذریعہ عقد نکاح کرنا

سوال

کیا انٹرنیٹ پر ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ نکاح کرنا صحیح ہے میں نے سنا ہے کہ ایسا کرنا صحیح نہیں، کیونکہ نکاح کی شروط میں مجلس ایک ہونا شامل ہے ؟

پسندیدہ جواب

ایجاب و قبول نکاح کے ارکان میں شامل ہوتا ہے، اور ایجاب و قبول کے بغیر نکاح صحیح نہیں.

ایجاب ولی یا اس کے وکیل کی جانب سے صادر شدہ الفاظ کو کہتے ہیں.

اور خاوند یا اس کے وکیل کی جانب سے صادر شدہ الفاظ کو قبول کہا جاتا ہے.

ایجاب و قبول میں شرط یہ ہے کہ یہ ایک ہی مجلس میں ہو، کشاف القناع میں درج ہے :

"جب تک مجلس میں ہوں تو ایجاب کے بعد قبول میں تاخیر صحیح ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اسی مجلس میں کسی دوسرے ایسے کام میں مشغول نہ ہوں جس سے عام طور پر ایجاب و قبول ختم ہو جاتا ہے، چاہے فاصلہ کتنا ہی ہو کوئی فرق نہیں پڑتا.

اور اگر ایجاب کے بعد قبول کرنے سے قبل جدا ہو جائیں تو عقد نکاح باطل ہو جاتا ہے، اور اسی طرح اگر وہ ایسے کام میں مشغول ہو جائیں جس سے عرف عام میں ایجاب کے بعد قبول ختم ہو جاتا ہے تو بھی عقد نکاح باطل ہو جائیگا، کیونکہ یہ اس عقد سے اعراض ہے، اور انکار کے مشابہ ہے" انتہی بتصرف

دیکھیں : کشاف القناع (41/5).

اسی طرح عقد نکاح صحیح ہونے کے لیے گواہ بھی شرط ہیں.

اس بنا پر اہل علم جدید وسائل مثلا ٹیلی فون اور انٹرنیٹ کے ذریعہ عقد نکاح کرنے میں اختلاف رکھتے ہیں :

کچھ اہل علم تو گواہی کی عدم موجوگی کی بنا پر اس سے منع کرتے ہیں، لیکن یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ٹیلی فون پر ایک ہی وقت میں موجود دو اشخاص کو ایک ہی مجلس کا حکم دیا جائیگا، اسلامی فقہ اکیڈمی نے بھی اس پر ہی اعتماد کیا ہے.

اور کچھ اہل علم نکاح کی احتیاط کے لیے اس سے منع کرتے ہیں؛ کیونکہ کسی دوسرے کی آواز نکالنا اور اس سے دھوکہ کھا جانا ممکن ہے، مستقل فتوی کمیٹی نے یہی فتوی دیا ہے.

اور کچھ اہل علم نے اس صورت میں جائز ہونے کا فتوی دیا ہے کہ اگر کھلواڑ کا خطرہ نہ ہو یعنی دھوکہ نہ خدشہ نہ ہو تو جائز ہوگا، شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہی فتوی دیا ہے.

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اتحاد مجلس یعنی ایک مجلس میں اکٹھے ہونے میں اشکل نہیں ہے، کیونکہ ٹیلی فون یا انٹرنیٹ کے ذریعہ رابطہ کی صورت میں ایک ہی وقت میں دونوں طرف موجود اشخاص کو ایک ہی مجلس کا حکم حاصل ہوتا ہے.

اوراس عقد نکاح پر گواہی بھی ممکن ہے، وہ اس طرح کہ ٹیلی فون یا انٹرنیٹ کے ذریعہ متکلم کی آواز سن کر گواہی دی جا سکتی ہے، بلکہ اس ترقی یافتہ دور میں تو وسائل اتنے ترقی کر چکے ہیں کہ ایجاب و قبول کے ذریعہ ولی کو شکل و صورت کا مشاہدہ کرنا بھی ممکن ہے، اور اسی طرح خاوند کو بھی دیکھا جا سکتا ہے.

اس لیے اس مسئلہ میں یہی قول ظاہر ہوتا ہے کہ: اگر کھلواڑ اور دھوکہ کا خدشہ نہ رہے اور خاوند اور ولی کی پہچان ہو جائے اور ایجاب و قبول کو دو گواہ سن رہے ہوں تو ٹیلی فون اور انٹرنیٹ کے ذریعہ نکاح جائز ہے.

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بھی یہی فتوی دیا ہے، اور مستقل فتوی کمیٹی کے جس فتوی میں احتیاط کی بنا پر اور دھوکہ کے خوف کی وجہ سے اس طرح نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے، اس فتوی کا تقاضہ بھی یہی ہے.

اور جو اور سلامتی و امن چاہے اس کے لیے ٹیلی فون اور انٹرنیٹ کی بجائے کسی دوسرے کو وکیل بنا کر نکاح کر لینا چاہیے، لہذا خاوند یا عورت کا ولی کسی دوسرے شخص کو اپنا وکیل بنا دے جو دو گواہوں کی موجودگی میں عقد نکاح مکمل کرے.

ذیل میں ہم اہل علم کی کلام اور فتوی جات نقل کرتے ہیں:

اول:

اسلامی فقہ اکیڈمی کا فیصلہ:

جدید وسائل کے ذریعہ معاہدے اور عقد وغیرہ طے کرنے کے متعلق حکم کے بارہ میں فیصلہ نمبر (52) (6/2).

فقہ اکیڈمی نے جدید وسائل کے ذریعہ معاہدہ جات طے کرنے جائز قرار دینے کے بعد کہا ہے:

"سابقہ قواعد و اصول نکاح کو شامل نہیں کیونکہ عقد نکاح میں گواہی کی شرط ہے" انتہی

دوم:

مستقل فتوی کمیٹی کا فتوی:

سوال:

اگر نکاح کی شروط اور ارکان متوفر ہوں، لیکن ولی اور خاوند دونوں علیحدہ علیحدہ ملکوں میں ہوں تو کیا ٹیلی فون پر نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"ان ایام میں دھوکہ اور فراڈ کی کثرت اور لوگوں کا ایک دوسرے کی آواز کی نقل اتارنے کی مہارت اور دوسرے کی آواز میں کلام کرنے تجربہ کو دیکھتے ہوئے، حتی کہ اس وقت تو ایک ہی شخص ایک ہی وقت میں چھوٹے بڑے مرد و عورت اور بچوں کی آواز نکالنے کی طاقت رکھتا ہے اور انکی آواز میں بات چیت کر سکتا ہے اور مختلف زبانوں میں بات کر کے سامع کے ذہن میں کئی ایک اشخاص ہونے کا گمان ڈال سکتا ہے، حالانکہ حقیقت میں تو وہ اکیلا اور ایک ہی شخص ہے کو مد نظر رکھتے ہوئے.

اوراس کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامیہ میں شرمگاہوں کی حفاظت اور عفت و عصمت کی دیکھ بھال اور دوسرے معاملات سے بھی زیادہ اس میں احتیاط اور دیکھ بھال کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیٹی کی رائے یہ ہے کہ : عقد نکاح میں ایجاب وقبول اور وکیل بنانے کو ٹیلی فون کالز پر انحصار نہ کیا جائے تا کہ شریعت اسلامیہ کے مقاصد پورے ہوسکیں اور شرمگاہوں اور عفت و عصمت کی مزید حفاظت ہوسکے ، اوراہل اہواء وخواہش کے پیروکار دھوکہ وفراڈ دینے والے لوگوں کی عزت کے ساتھ نہ کھیل سکیں.

کمیٹی کی رائے یہی ہے کہ عقد نکاح کے ایجاب وقبول اوروکیل بنانے میں ٹیلی فونک رابطوں پر اعتماد نہ کیا جائے؛ تاکہ مقاصد شریعت کو صحیح طرح پورااور مکمل کیا جاسکے ، اور شرمگاہوں اور عفت و عصمت اور عزتوں کی مزید حفاظت کی جاسکے ، تاکہ خواہشات کے پیچھے بھاگنے والے اور دھوکہ وفراڈ کرنے والے لوگوں سے کھلواڑ نہ کرسکیں"

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے " انتہی

الشیخ عبدالعزیز بن باز.

الشیخ عبدالرزاق عفیفی.

الشیخ عبداللہ بن غدیان.

الشیخ عبداللہ بن منیع.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (91/18).

سوم :

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فتوی :

سوال :

میں ایک لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں ، لیکن اس لڑکی کا والد کسی دوسرے ملک میں ہے ، مالی حالت کے پیش نظر میں اس کے والد کے پاس نہیں جاسکتا تاکہ عقد نکاح کے لیے سب ایک جگہ جمع ہوسکیں ، میں بھی کسی دوسرے ملک میں بستا ہوں ، توکیا میرے لیے اس کے والد سے ٹیلی فون کے ذریعہ رابطہ کرکے عقد نکاح کرنا جائز ہے ، ایجاب وقبول میں وہ درج الفاظ کہے :

میں نے اپنی فلاں بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا ، اور میں اسے قبول کرلوں ، اور لڑکی بھی اس پر راضی ہو ، اور میری اور لڑکی کے والد کی سپیکر پر دو عادل مسلمان گواہ بھی کلام سن رہے ہوں ؟ کیا یہ عقد نکاح شرعی شمار ہوگا یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"ویب سائٹ کی جانب سے شیخ ابن باز رحمہ اللہ کو مندرجہ بالا سوال کیا گیا توانہوں نے درج ذیل جواب دیا :

"جو کچھ سوال میں بیان کیا گیا ہے اگر وہ سب صحیح ہو (اور اس میں کھلواڑ اور دھوکہ نہ ہو) تو پھر مقصد پورا ہو جائیگا، کہ عقد نکاح کی شرعی شروط پوری ہونگی اور اس طرح عقد نکاح بھی صحیح ہوگا"

مزید آپ سوال نمبر (2201) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.